www.novelsclubb.com
وہ اک خواب
NC arts
از قلم ایمن شاہد
Follow us!
Insta:@novelsclubb
FB: Novelsclubb
YouTube:@readwithlaiba

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

# وہ اک خواب

## از قلم

## ایمن شاہد

www.novelsclubb.com

اس کی آنکھیں بند تھیں۔اس کو ارد گرد کی تمام آوازیں سنائی دے رہی تھیں لیکن وہ اپنے جسم کا کوئی بھی عضو ہلانے سے قاصر تھا۔لوگ اس کے پاس بیٹھے رو رہے تھے۔اس کے گھر والوں کی آہ و بکا جاری تھی اور وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ اس کے ساتھ ہوا کیا ہے؟اس کا پورا جسم سن ہو چکا تھا۔جب اس کو غسل دیا گیا تو اس کو سمجھ میں آیا کہ وہ اس فانی دنیا سے ابدی دنیا میں پہنچنے والا ہے۔

کچھ ہی دیر میں اس کے پیارے اس کو منوں مٹی تلے چھوڑ کر جا چکے تھے۔اب وہ اس اندھیری قبر میں اکیلا تھا۔منکر نکیر آئے اور اس سے سوال جواب کرنے لگے:

"مَنۡ رَبّكَ(تیرا رب کون ہے؟)"

وہ جو جواب دینا چاہتا تھا نہیں دے پایا۔اس کو اپنے کیے گئے تمام اعمال پر پچھتاوا ہوا۔وہ خاموش رہا تو انہوں نے اگلا سوال کیا:

www.novelsclubb.com

مَنۡ نَبِیُّکَ (تیرا نبی کون ہے؟)

اس نے پھر بولنا چاہا لیکن زبان پر جیسے قفل پڑ چکے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل نہیں کیا تو وہ جواب کیسے دے دیتا؟

مَادِیۡنُکَ (تیرا دین کیا ہے؟) تیسرا سوال آیا۔

وہ اب بھی خاموش رہا۔ دین میں جن باتوں سے منع کیا گیا تھا، جو چیزیں حرام کر دی گئی تھیں وہ ان پر عمل کرتا رہا۔ ایسے کہ جیسے اس کو موت نہیں آنی یا اس نے رب کے سامنے حاضر نہیں ہونا۔ اس کو عذاب دیا جا رہا تھا اور وہ گڑگڑا کر التجا کر رہا تھا کہ اس کو بس ایک موقع دیا جائے۔ تاکہ وہ اپنے گناہوں کی معافی مانگ سکے اور اللہ کو راضی کر سکے لیکن اب اس کے التجا کرنے کا کوئی فائدہ نہیں تھا۔ دنیا میں اس نے اللہ کا کوئی حکم نہیں مانا اب تو اپنے کیے گئے اعمال کو بھگتنے کا وقت تھا۔

اس کے کانوں میں ہر روز پگھلا ہوا سیسہ انڈیلا جاتا۔ اور اس کو یاد دلایا جاتا جب وہ ہر وقت گانے سنتا تھا۔ شاید اس کی سزا کم ہو جاتی لیکن اس کے گناہ اس کے لیے "گناہ

جاریہ "بن چکے تھے۔جی ہاں جیسے "صدقہِ جاریہ "ہوتا ہے ویسے ہی "گناہ جاریہ "
بھی ہوتا ہے۔وہ جو اپنے ٹک ٹاک، یوٹیوب چینل اور انسٹا اکاؤنٹ پر گانے والی
ویڈیو لگایا کرتا تھا وہ اب اس کے لیے "گناہ جاریہ "بن چکے تھے جن کو ڈیلیٹ کرنا
ناممکن تھا۔ہر روز اس کے گناہوں میں اضافہ ہی ہوتا تھا۔اس کو اب یہ بھی یاد آرہا
تھا کہ سنگر بننا اس کا خواب تھا بہت سے گانے جو اس نے لکھ کر رکھے ہوئے تھے
لیکن ان پر پرفارم کرنے کا موقع ہی نہیں ملا اس سے پہلے ہی اس کو موت نے آلیا۔
کاش وہ گانے اپلوڈ نہ کرتا، کاش کہ لوگوں کے گناہ بھی اس کے حصے میں نہ آتے،
اسی طرح کے ان گنت کاش۔۔۔!!

www.novelsclubb.com

لیکن اب کیا ہو سکتا تھا۔اس کو دنیا میں کتنے لوگوں نے منع کیا کہ گانے مت سنو
لیکن اس نے تب کسی کی بھی بات پر کان نہیں دھرے۔اس کو پچھتاوا بھی تب ہوا
جب حساب کتاب کا وقت آچکا تھا۔جب سزا مقرر ہو چکی تھی۔اب تو اس کو روز
اس تکلیف سے گزرنا تھا۔

روز محشر جب اہل ایمان رب کائنات سے اس کا کلام پاک سنیں گے تو گانے سننے والے اس سعادت سے محروم رہیں گے۔ سوچیں تو کتنی بڑی بات ہے نا یہ کہ ہمارا اللہ ہمیں اپنا کلام پاک سنائے گا۔ صرف وہی سن سکیں گے جنہوں نے اپنے کانوں کو حرام سننے سے بچایا ہو گا۔ اسی طرح اب وہ بھی اس سعادت سے محروم رہنے والا تھا۔ تکلیف ہی تکلیف تھی وہ روز گڑ گڑاتا، التجائیں کرتا کہ اس کو ایک موقع صرف ایک موقع دے دیا جائے میں قسم کھاتا ہوں کہ اب صرف اللہ کی مانوں گا اس کے کسی حکم کی نافرمانی نہیں کروں گا لیکن کیا اب یہ ممکن تھا؟

---

www.novelsclubb.com

وہ نیند میں اپنا سر بار بار تکیے پر پٹخ رہا تھا۔ یوں جیسے کوئی بے چینی ہو۔ بلآخر وہ ہڑ بڑا کر اٹھ بیٹھا۔ کمرے میں ائیر کنڈیشنر چلنے کے باوجود اس کا پورا جسم پسینے میں شرابور تھا۔ اس نے سائیڈ لیمپ جلایا اور پانی کا گلاس بھر کر ایک ہی سانس میں اندر اتارا۔ کچھ ٹائم بیڈ پر بیٹھے رہنے کے بعد وہ اٹھ کر واش روم کی جانب بڑھ گیا۔ کچھ دیر بعد

وہ باہر نکلا تو اس کی ٹھوڑی سے پانی کے قطرے گر کر قالین میں جذب ہونے لگے۔ اس نے مصلہ بچھایا اور نیت باندھ لی۔ آنسو اس کی آنکھوں سے نکل نکل کر اس کے چہرے کو بھگونے لگے۔ وہ جیسے جیسے نماز پڑھتا جا رہا تھا اس کے آنسوؤں میں بھی اضافہ ہو رہا تھا۔ سلام پھیرتے ہی وہ سجدے میں گر گیا اور زار و قطار رو کر اللہ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگنے لگا۔ اس کو اس کے رب کی طرف سے ایک موقع دے دیا گیا تھا۔ ہاں وہ سب ایک خواب تھا جو اس نے دیکھا۔

---

"جبران۔۔۔ جبران اٹھو بیٹا!" اس کی امی نے اس کا کندھا ہلایا۔ وہ جو سجدے کی ہی حالت میں لیٹا تھا اٹھ بیٹھا۔ اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔

"بیٹا تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے نا؟" اس کی امی نے فکرمندی سے پوچھتے ہوئے اس کے ماتھے کو ہاتھ لگایا۔ ان کو لگا جیسے انہوں نے کسی انگارے کو چھو لیا ہو۔

"تمہیں تو بہت تیز بخار ہو رہا ہے۔ اٹھو اور بیڈ پر لیٹو میں تمہارے لیے کچھ کھانے کو لے کر آتی ہوں۔" وہ پریشان ہو چکی تھیں۔

"مجھے کچھ نہیں ہوا امی۔ آپ ادھر میرے پاس ہی بیٹھ جائیں۔" اس نے بھاری ہوتی آواز میں کہا۔ وہ اس کے پاس بیٹھیں تو وہ ان کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گیا۔ وہ دھیرے دھیرے اس کے بالوں میں انگلیاں چلانے لگیں۔ تھوڑی دیر بعد اس کی سسکی نکلی۔

"کیا بات ہے بیٹا؟ کیا ہوا ہے؟" وہ از حد پریشان ہو چکی تھیں۔

"اللہ مجھے معاف تو کر دے گا نا؟" اس نے ان کو اپنا سارا خواب سنانے کے بعد بے چینی سے پوچھا۔

"تمہیں یہ خواب کیوں آیا؟ یہ سب سچ بھی تو ہو سکتا تھا نا؟ لیکن اللہ نے تمہیں ایک موقع دینا تھا۔ اس نے تمہیں ہدایت کی طرف لے کر آنا تھا۔ اسی لیے یہ ایک اشارہ تھا اس رب کی طرف سے کہ سدھر جاؤ۔ اے میرے بندے! اس دلدل

سے نکل آؤ۔ کیونکہ تم نے میری طرف ہی لوٹ کر آنا ہے۔" وہ اس کو سمجھا رہی تھیں بالکل کسی چھوٹے بچے کی طرح۔

"میں نے اتنے گناہ کیے ہیں امی۔ مجھے۔۔۔ مجھے بہت ڈر لگتا ہے۔" وہ ابھی بھی رو رہا تھا۔

"جانتے ہو اللہ کی ایک صفت "الرحمن" بھی ہے۔ رحمان کا لفظ رحم سے نکلا ہے۔ رحمان یعنی وہ ذات جس میں بہت بہت رحم پایا جائے۔ بہت معافی اور بہت نعمتیں عطا کرنے کی خوبی پائی جائے۔ رحمٰن وہ نام ہے جو ہمیشہ اللہ کے لیے ہی آتا ہے وہ جو بہت بہت مہربان بہت بہت رحم کرنے والا ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ وہ انسان کو معاف نہیں کرتا۔ وہ معاف کر دیتا ہے جب اس سے سچے دل سے معافی مانگ کر گناہوں سے بچنے کا عہد کیا جائے۔ جب شیطان کو راندہ درگاہ کیا گیا تو جانتے ہو اس نے اللہ سے کیا کہا؟" انہوں نے اس سے پوچھا۔ اس نے کوئی جواب نہیں دیا بس خاموشی سے سنتا رہا۔ وہ ذرا توقف کے بعد گویا ہوئیں۔

"اس نے اللہ تعالیٰ کی عزت کی قسم کھا کر کہا تھا کہ میں قیامت تک تیرے بندوں کو سیدھے راستے سے بھٹکاتا رہوں گا۔اس پر اللہ رب العزت نے جواب دیا میرے بندے جب تک مجھ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتے رہیں گے میں ان کو معاف کرتا رہوں گا۔وہ بہت غفور ور حیم ہے بیٹا۔اس دنیا میں انسان سے سب سے زیادہ محبت اس کی ماں کرتی ہے اور ہمارا رب تو ہمیں ستر ماؤں سے بھی بڑھ کر چاہنے والا ہے۔اس کی رحمت سے مایوس نہیں ہوتے کیونکہ مایوسی کفر ہے۔بس سچے دل سے توبہ کرو اور ہر وہ برا کام چھوڑ دو جو اللہ کو ناپسند ہے صرف اس کی رضا کے لیے۔"وہ مسلسل اس کے بالوں میں ہاتھ پھیر رہی تھیں۔ان کی باتیں سن کر اس کے اندر تک سکون اترتا جا رہا تھا۔

---

یونیورسٹی سے کچھ دن چھٹیاں کرنے کے بعد وہ آج آیا تو بدلا ہوا لگ رہا تھا۔تمام سٹوڈنٹس یہ تبدیلی نوٹ کر رہے تھے لیکن خاموش تھے۔وہ کلاس میں پہنچا تو تمام

سٹوڈنٹس نے اس کو سلام کیا۔ وہ مسکرا کر سلام کا جواب دیتے ہوئے ڈائس پر آ کھڑا ہوا۔

"سر آپ اتنے دن کیوں نہیں آئے؟ ہم نے آپ کو بہت مس کیا۔" ایک سٹوڈنٹ بولا تو سب نے اس کی تائید کی۔ وہ تمام سٹوڈنٹس کا پسندیدہ پروفیسر تھا۔ وجہ اس کا پڑھانے کا انداز تھا۔ وہ اس طریقے سے لیکچر دیتا کہ سب کو جلد ہی ذہن نشین ہو جاتا۔ وہ اکثر ان کے ساتھ ہنسی مذاق بھی کرتا رہتا تھا لیکن وہ پڑھائی کے معاملے میں بھی اتنا ہی سخت تھا۔

"بس کچھ طبیعت ٹھیک نہیں تھی تو کچھ دن کی لیو پر تھا۔" اس نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"سر اتنے دن ہو گئے آپ کا گانا سنے ہوئے۔ پلیز آج سنا دیں۔" پھر سے ایک سٹوڈنٹ بولا تو اس کی مسکراہٹ غائب ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

"میرا خیال ہے کہ پڑھ لیتے ہیں پہلے ہی بہت حرج ہو چکا پڑھائی کا۔ سب اپنے اپنے رجسٹر کھولیں اور لیکچر نوٹ کرنا شروع کریں۔" اس نے سنجیدگی سے کہتے ہوئے مارکر اٹھایا اور بورڈ کی طرف متوجہ ہو گیا۔ سب سٹوڈنٹس یہ سمجھنے سے قاصر تھے کہ آخر ہوا کیا؟ پہلے تو وہ بہت شوق سے گانا سنادیا کرتا تھا۔ پیچھے سٹوڈنٹس چہ مگوئیاں کر رہے تھے جب وہ ان کی طرف رخ کر کے غصے سے بولا۔

"جس کو لیکچر اٹینڈ نہیں کرنا وہ کلاس سے باہر نکل جائے۔" کہتے ہوئے وہ دوبارہ اپنا لیکچر شروع کر چکا تھا۔ وہ تمام بھی اب خاموشی سے لیکچر نوٹ کر رہے تھے۔

---

تمام سٹوڈنٹس پروفیسرز کے ہمراہ ہال میں موجود تھے۔ آج کا یہ پروگرام جبران کے کہنے پر ہی منعقد کیا گیا تھا۔ کچھ ہی دیر کے بعد وہ سٹیج کی سیڑھیاں چڑھتا ہوا دکھائی دیا۔ بلیو جینز کے اوپر وائٹ شرٹ پہنے، بازو کہنیوں تک فولڈ کر رکھے

تھے۔ چہرے پر داڑھی جو اس کو مزید پر کشش بنا رہی تھی۔ اس نے مائیک سنبھالا اور بولنا شروع کیا۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ اس پروگرام کو منعقد کرنے کا مقصد آپ سب سے کچھ باتیں ڈسکس کرنا ہے۔" اس نے ذرا توقف کیا اور پورے ہال پر ایک نظر دوڑائی سب اس کی طرف ہی متوجہ تھے۔ اس نے سلسلہ کلام دوبارہ جوڑا۔

"میں جانتا ہوں آپ لوگ اتنے دنوں سے حیران ہیں کہ مجھے ہوا کیا؟ میں جو پہلے فارغ وقت میں گانے سنا دیا کرتا تھا اب اچانک سے وہ سب کیوں چھوڑ دیا؟ سنگر بننا میرا خواب تھا لیکن اب احساس ہوا کہ کس قدر گھاٹے کا سودا کرنے چلا تھا۔ چلیں پہلے آپ سب کو ایک خواب سناتا ہوں۔" سب دم سادھے اس کو سن رہے تھے۔ وہ واضح محسوس کر سکتا تھا کہ ان کے اندر بے چینی پھیلی رہی ہے وہ سب مضطرب ہیں۔ جیسے ہی اس کا خواب مکمل ہوا تو سب کی آنکھوں میں نمی تھی اور ان کے سر جھکے ہوئے تھے۔

"آج کے دور میں ہم نے گانا بجانا اتنا عام کر دیا ہے کہ ہمیں یہ معلوم ہی نہیں ہے اللہ نے اس کو حرام قرار دیا ہے۔ حضرت ابی مالک اشعری کہتے ہیں:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،

*البتہ میری اُمت میں سے لوگ ضرور شراب پیئیں گے اور اس کے نام کے علاوہ کوئی اور نام رکھیں گے۔ ان کے سروں پر باجے گانے بجائے جائیں گے اور گانے والیاں (گانے گائیں گی)۔ اللہ تعالیٰ انہیں زمین میں دھنسا دے گا ان میں سے بندر اور سور بنا دے گا۔"*

(ابنِ ماجہ، کتاب الفن ۲/۱۳۳۳)

کتنا دردناک عذاب ہے اگر ہم سوچیں تو۔ ہم جو بڑے دھڑلے سے گانے سنتے ہیں خود کو یہ تسلی دے کر کہ "موسیقی تو روح کی غذا ہے۔" جبکہ موسیقی روح کی نہیں بدروح کی غذا ہے۔ ہم گناہ کرتے ہیں اور اگر ہم ان پہ معافی مانگ لیں تو ہمارا رب اتنا غفورورحیم ہے کہ ہمیں معاف کر دے گا لیکن "شرک" ایک ایسا گناہ ہے جس

www.novelsclubb.com

کی کوئی معافی نہیں ہے۔ یہ جو گانے ہم سنتے ہیں ان گانوں میں اگر غور کریں تو شرکیہ الفاظ استعمال کیے جاتے ہیں۔ اب ہمیں گانے سننے کی اتنی عادت ہو جاتی ہے کہ وہ ہماری زبان پہ بھی جاری رہتے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ ہم ان شرکیہ الفاظ کو خود بھی گنگنا رہے ہوتے ہیں۔ اگر ہم بیٹھ کر غور کریں تو ہماری روح یہ سوچ کر کانپ جائے کہ ہم کس حد تک شرک کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے ابلیس کو مہلت دی تو اسے رب نے فرمایا:

"اور ان میں سے جس کو بھی تو بہکا سکتا ہے اپنی آواز سے بہکاتا رہے۔" (بنی اسرائیل: ٦٤)

اس آیت کی تفسیر میں سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اس آیت سے مراد:

"ہر وہ آدمی ہے جو اللہ کی نافرمانی کی طرف دعوت دیتا ہے۔"

سیدنا مجاہد نے اس آیت کی تفسیر یہ مروی ہے کہ

www.novelsclubb.com

اس سے مراد گانا بجانا اور لہو و لعب ہے۔(تفسیر ابنِ کثیر ۳۳/ ۴۰۴۰)

یعنی وہ تمام آوازیں (جیسا کہ گانا بجانا، عشقیہ اشعار و غیرہ) جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی طرف بلاتی ہیں، وہ اس آیت کا مصداق ہیں۔

گانا اور میوزک یہ ایک ایسی چیز ہے جو آدمی کی دنیا بھی برباد کرتی ہے اور آخرت بھی، بعض طبیعتوں کو میوزک سننے سے شاید لذت و راحت سی محسوس ہوتی ہو، ایسی لذت کی مثال اُس خارش زدہ شخص کی لذت جیسی ہے جس کو خارش کرتے ہوئے مزہ محسوس ہو رہا ہوتا ہے، لیکن کچھ دیر بعد ہی یہ مزہ اُس کے لیے وبالِ جان بن جاتا ہے۔اسی طرح یہ میوزک بھی اللہ تعالیٰ کی سخت پکڑ اور خطرناک سزا کا ذریعہ بن جاتا ہے۔

یاد رکھیں ! یہ گناہ دو چیزوں پر مشتمل ہے: ۱:-میوزک، گانا اور ساز و باجے پر، ۲:- بے حیائی کے جملوں اور بول، فحش خیالات، نامحرم کی آواز، جنسی جذبات کو بھڑکانے اور غلط و گناہ پر آمادہ کرنے والے نظریات پر۔لہٰذا اگر دونوں باتیں جمع

www.novelsclubb.com

ہوں تب تو گناہ ہے ہی اور اگر دونوں میں سے کوئی ایک بات بھی پائی جا رہی ہو تو ایسی آواز کا سننا بھی ناجائز اور حرام ہے۔اس لیے ایسی نعت وغیرہ جس کے پیچھے (Backgroud)میوزک کی آواز ہو اُس سے بھی بچنا لازم ہے۔میں جانتا ہوں میں بھی ماضی میں بہت سے گناہ کر چکا ہوں لیکن پھر ہدایت بھی اللہ ان لوگوں کو دیتا ہے جن سے وہ محبت کرتا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ :"میرے بندے گناہوں کو چھوڑ کر میری طرف آ جا۔اگر تو گناہوں کو نہیں چھوڑے گا تب بھی تجھے میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے لیکن تب فرق یہ ہو گا کہ تو گناہوں کے بوجھ تلے ہو گا اور میرا عذاب دردناک ہے۔"وہ ذرا سانس لینے کو رکا۔ہال میں اتنی خاموشی تھی کہ سوئی بھی گرتی تو اس کی بھی آواز سنائی دیتی۔

"اب تو ایسی ایسی تکنیک آ گئی ہیں کہ گانے کا بیک گراؤنڈ میوزک ختم کر کے کہتے ہیں کہ اب گانا سن سکتے ہیں کیونکہ اس میں میوزک نہیں ہے۔جبکہ ایسا نہیں ہوتا اس میں پھر بھی 0.5٪ میوزک باقی رہتا ہے۔میوزک کو ختم کرنے سے وہ گانا

www.novelsclubb.com

حلال نہیں ہو جاتا۔ یہ صرف اور صرف خود کو جھوٹی تسلی دینے والی بات ہے۔ جس طرح کیچڑ کا ایک قطرہ بھی صاف پانی میں مل جائے تو وہ سارا پانی گندہ ہو جاتا ہے اسی طرح گانے کا بھی یہی حساب ہے۔ امید ہے میری بات آپ سب کی سمجھ میں آگئی ہو گی۔ کیا آج آپ سب مجھ سے گانے نہ سننے کا وعدہ کرتے ہیں؟" اس نے آخر میں سوالیہ انداز میں پوچھا۔ تو سب سٹوڈنٹس نے یونیورسٹی کے اس ہال میں بیٹھے یہ وعدہ کیا کہ وہ گانے اور میوزک کو اپنی زندگی سے نکال دیں گے۔ اب تمام لوگ کھڑے ہو کر اس کے لیے تالیاں بجا رہے تھے اور جبران کی آنکھوں میں نمی تھی اور چہرے پر مسکراہٹ۔

www.novelsclubb.com

زندگی میں کبھی بھی کہیں سے بھی ہمیں ہدایت ملے تو وہیں سے راستہ بدل لینا چاہیے۔ ورنہ زندگی ہر ایک کو مہلت نہیں دیتی۔

---

www.novelsclubb.com